[1996] سپریم کورٹ رپوٹس7.S.C.R

ازعدالت عظمی

انوکل چندر پردھان

بنام

یونین آف انڈیا اور دیگران

7اکتوبر 1996

[جے ایس ورمااور بی این کرپال، جسٹسز]

آئین ہند:1950

آرٹیکل 21اور 32—.C.B.I عوامی کارکنوں کے خلاف انکوائری—متعلقہ افراد کے خلاف الزامات کی تحقیقات کے لیے اس عدالت کی ہدایات—C.B.I کی طرف سے دائر چارج شیٹ تین مقدمات میں—اس حقیقت کے پیش نظر کہ مجاز عدالت میں مقدمات میں فرد جرم دائر کی گئی ہے، یہ وہی عدالت ہے جس نے اب کیس کو میرٹ پر نمٹانا ہے—مزید تفتیش وغیرہ کے لیے کوئی بھی ہدایت ضروری سمجھی جاتی ہے۔متعلقہ عدالت کے دائرہ کار میں—اس کارروائی کا مقصد جرم کے کمشن کے الزام میں جائیداد کی تفتیش کے قانون کے تحت ڈیوٹی کی کارکردگی کو انجام دینا اور اگر پہلی نظر میں مقدمہ بنایا جاتا ہے تو مجاز عدالت میں چارج شیٹ دائر کرنا باہر—یہ مقصد تین مقدمات میں پورا کیا گیا ہے—یہ کارروائی اب تک ختم ہوگئی ہے جہاں تک اس کا تعلق مذکورہ تین فوجداری مقدمات سے ہے—بقیہ حصے کے لیے یہ اس وقت تک جاری رہنا ہے جب تک کہ قانون کے ذریعہ تجویز کردہ حتمی نتیجہ حاصل نہ ہو جائے—جب تک کہ ملزم کے کسی بھی ہتھکنڈے سے روکا جائے، اس قسم کے تمام مقدمات جن میں عوامی آدمی شامل ہوں، مقدمے کے آغاز کے تین ماہ کے اندر ترجیحاً سب سے زیادہ تیزی سے ختم کردیے جائیں۔

ونیت نارائن اور دیگر بنام یونین آف بھارت اور دیگر [1996] 2ایس سی 199، حوالہ دیا گیا۔

دیوانی اصل دائرہ اختیار 1995: کی تحریری درخواست (سی) نمبر640۔

(ہندوستان کے آئین کے آرٹیکل 32 کے تحت)

درخواست کنندگانوں کے لیے انیل بی دیوان (اے سی)، مکل مدگل (اے سی)، (انوکل چندر پردھان) (ذاتی طور پر)، اے کے ساہو اور آر ایس سودھی

اشوک دیسائی، اٹارنی جنرل، ٹی آر اندھیارجینا، سالیسیٹر جنرل، ڈاکٹر اے ایم سنگھوی، (سشیل کے آر۔ جواب دہندگان کے لیے جین)، (این پی)، پی پرمیشورن، پلّو سسودیا اور بی کے پرساد

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم دیا گیا:

اس کارروائی کی نوعیت W.P—(Crl) 343-340 کا1993 سے ملتی جلتی ہے—وینیت نارائن اور دیگر بمقابلہ یونین آف انڈیا دیگر یہ شروع میں واضح کیا گیا تھا اور ریونیو سکریٹری کو اس کارروائی میں وقتاً فوقتاً دہرایا گیا تھا۔ ڈائریکٹر آف C.B.I اور دیگر سرکاری افسران کہ W.P۔(Crl) نمبر 340— 343 آف 1993 میں تمام عہدیداروں کے کام کرنے کے طریقہ کار کے بارے میں جو احکامات جاری کیے گئے ہیں وہ موجودہ کیس میں بھی یکساں طور پر لاگو ہوتے ہیں۔ اس طرح ہمیں ماہر اٹارنی جنرل نے یقین دہانی کرائی ہے کہ موجودہ کیس میں بھی تمام عہدیداروں کے کام کا طریقہ یہی ہے۔ یہ کہنے کی ضرورت نہیں کہ ان کا یہ طرز عمل جاری رہنا ہے۔

تیار حوالہ کے لیے، خاص اہمیت کے ایسے ہی ایک ترتیب سے ایک اقتباس یہاں زور دینے کے لیے حوالہ دیا گیا ہے۔ حکم نامے کی تاریخ 30—1— 1996 ہے، جس کی اطلاع [1996] 2 SCC 199 میں دی گئی ہے، جس میں کہا گیا تھا:

"3۔ موجودہ مقدمے کے حقائق اور حالات اس بات کی نشاندہی کرتے ہیں کہ یہ انتہائی عوامی اہمیت کا حامل ہے کہ اس معاملے کا اس عدالت ذریعے مکمل جائزہ لیا جائے تا کہ اس بات کو یقینی بنایا جا سکے کہ تمام سرکاری ادارے، جنہیں اپنے فرائض اور ذمہ داریوں کو قانون کے مطابق انجام دینے کا فرض سونپا گیا ہے، آئین میں درج مساوات کے تصور اور قانون کی حکمرانی کے بنیادی اصول کو مسلسل ذہن میں رکھتے ہوئے ایسا کریں: "چاہے آپ اتنے اونچے ہوں، قانون آپ سے بالاتر ہے۔" ہر شخص کے خلاف معقول بنیاد پر لگائے گئے ہر الزام کی تحقیقات، اس شخص کی حیثیت اور حیثیت سے قطع نظر، کی جانی چاہیے اور اسے تیزی سے مکمل کیا جانا چاہیے۔ سرکاری اداروں کے غیر جانبدارانہ کام کاج پر عوام کا اعتماد برقرار رکھنے کے لیے یہ ضروری ہے۔

4. اس کارروائی میں ہم الزامات کی خوبیوں یا مبینہ طور پر ملوث افراد سے متعلق نہیں ہیں، بلکہ صرف سرکاری اداروں کی طرف سے ہر شخص کے خلاف اس طرح کے ہر الزام کی منصفانہ، مناسب اور مکمل تحقیقات کرنے اور قانون کے مطابق منطقی حتمی کارروائی کرنے کے قانونی فرض کی انجام دہی سے متعلق ہیں۔

5. ایسے افراد کے معاملے میں جن کے خلاف پہلی نظر میں مقدمہ بنایا جاتا ہے اور مجاز عدالت میں فرد جرم دائر کی جاتی ہے، یہ وہ عدالت ہے جو اس معاملے کو قانون کے مطابق میرٹ پر نمٹے گی۔

(پیرا3، 4، 5)

اس طرح دی گئی ہدایات کے مطابق، ہمیں یہ اطلاع دی گئی ہے کہ سی بی آئی نے دو مقدمات میں اور دہلی پولیس نے ایک معاملے میں فرد

جرم دائر کی ہے جس کی وہ تحقیقات کر رہے تھے۔ یہ مقدمات یہ ہیں :

(1) سینٹ کٹس جعل سازی کیس

(سی بی آئی کی طرف سے دائر چارج شیٹ)

(2) لکھو بھائی پاٹھک دھوکہ دہی کیس

(سی بی آئی کی طرف سے دائر فرد جرم)

(3) راجندر جین کیس

(دہلی پولیس کی طرف سے دائر فرد جرم)

اس حقیقت کے پیش نظر کہ مجاز عدالت میں مذکورہ تینوں مقدمات میں سے ہر ایک میں دفعہ 173 مجموع ضابطہ فوجداری کے تحت فرد جرم دائر کی گئی ہے، یہ وہ عدالت ہے جو اب قانون کے مطابق میرٹ پر کیس نمٹاتی ہے۔ مزید تفتیش کے لیے ضروری سمجھی جانے والی کوئی بھی ہدایت، اگر کوئی ہو، یا کسی دوسرے شخص کے خلاف کارروائی کرنا جس نے بھی اس لین دین میں کوئی جرم کیا ہو، قانون کے ذریعہ مقرر کردہ طریقہ کار کے مطابق متعلقہ عدالت کے دائرہ کار میں ہے۔ اس کارروائی کا مقصد قانون کے تحت فرض کی انجام دہی کا حکم دینا ہے تاکہ جرم کے ارتکاب کے الزام کی مناسب تحقیقات کی جاسکے اور اگر پہلی نظر میں مقدمہ بن جاتا ہے تو مجاز عدالت میں فرد جرم دائر کی جاسکے۔ یہ مقصد مذکورہ بالا تین مقدمات میں پورا کیا گیا ہے، جس کے سلسلے میں اس کارروائی میں مزید کارروائی کا مطالبہ نہیں کیا گیا ہے۔

اس کے مطابق، یہ کارروائی ختم ہوگئی ہے، جہاں تک اس کا تعلق مذکورہ بالا تین فوجداری مقدمات سے ہے۔ بقیہ حصے کے لیے، اسے اس وقت تک جاری رکھنا ہے جب تک کہ قانون کے ذریعہ مقرر کردہ حتمی نتیجہ حاصل نہ ہو جائے۔ متعلقہ عدالت جس میں فرد جرم دائر کی گئی ہے اسے مکمل طور پر قانون کے مطابق اس تاثر کے بغیر آگے بڑھنا ہوگا کہ اسی معاملے کے سلسلے میں کوئی متوازی کارروائی اس عدالت میں زیر التوا ہے۔

ہم یہ بھی مشاہدہ کر سکتے ہیں کہ مذکورہ بالا معاملات سے نمٹنے والی متعلقہ عدالت کو یہ بات ذہن میں رکھنی ہوگی کہ عدالت عمل کے انصاف اور ساکھ کے مقاصد کے لیے مقدمے کی سماعت میں انتہائی مہم اور اس کا جلد نتیجہ ضروری ہے۔ جب تک کہ ملزم کے کسی بھی تاخیر کے ہتھکنڈوں سے روکا نہ جائے، عوامی افراد پر مشتمل اس قسم کے تمام مقدمات کو مقدمے کی سماعت کے آغاز کے تین ماہ کے اندر سب سے زیادہ تیزی سے ختم کیا جانا چاہیے۔ یہ آرٹیکل 21 میں تیزی سے مقدمے کی سماعت کی بھی ضرورت ہے۔

احتیاط کا ایک نوٹ مناسب ہوسکتا ہے۔ اس تاثر کے لیے کوئی موقع پیدا نہیں ہونا چاہیے کہ ان معاملات سے منسلک تشہیر نے منصفانہ مقدمے کی بنیاد اور فقہ کے بنیادی اصولوں پر زور کو کمزور کرنے کا رجحان ظاہر کیا ہے جس میں ملزم کی بے گناہی کا مفروضہ بھی شامل

ہے جب تک کہ مقدمے کے اختتام پر مجرم ثابت نہ ہو جائے۔اس ضرورت کو بلاشبہ پورے مقدمے کی سماعت کے دوران مدنظر رکھنا ہوگا۔اس بات کا اعادہ کیا جاتا ہے کہ اس عدالت کی طرف سے یہاں زیر التواء کارروائی کے مقصد کے لیے کیے گئے کسی بھی مشاہدے کا الزام کی خوبیوں سے کوئی تعلق نہیں ہے، اور یہ کسی بھی طرح سے مقدمے کی سماعت کو متاثر نہیں کرتا ہے۔اس بات کو یقینی بنانے کے لیے احتیاط برتی جانی چاہیے کہ عدالتی عمل کی ساکھ کو کسی بھی طرح کمزور نہ کیا جائے۔

یہ کارروائی صرف باقی معاملات کے سلسلے میں جاری رہے گی جو نامکمل ہیں۔

مذکورہ بالا تینوں مقدمات میں سے ہر ایک میں اس حکم کی ایک کاپی متعلقہ عدالت کو بھیجی جائے۔

آر۔پی۔

درخواست نمٹا دی گئی۔

Javeed Ahmed Geelani
2024.07.15 13:17
I am the author of this document